بداخلاق صحابی

تحریر: سید ابو ہشام نجفی

SHIAFAITH.ORG

بسم اللہ الرحمان الرحیم

عنوان: بداخلاق صحابی

تحریر: مولانا سید ابوہشام نجفی صاحب

سنہ ۱۴۴۶ ھ۔ ۲۰۲۵ء

SHIAFAITH.ORG

جو مال کو اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں وہ فاسق ہیں:

ناصبیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ صحابہ سب کے سب مومن، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے، مگر حقیقت اس کے برعکس ہے چنانچہ بخاری و مسلم نے ایک ایسے بدبخت صحابی کا ذکر اپنی اپنی صحیح میں کیا ہے جو نہ فقط ایک ناچیز سے اونٹ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے زیادہ محبوب رکھتا تھا بلکہ اس کے حصول کے لئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے بدکلامی بھی کی جبکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرما دیا ہے کہ جو لوگ مال کو اللہ سبحانہ و تعالی و اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں وہ فاسقین ہیں:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْـرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨ اقْتَـرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَـرْضَوْنَـهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّـٰهِ وَرَسُوْلِـهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِـهٖ فَتَـرَبَّصُوْا حَتّـٰى يَاْتِىَ اللّـٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّـٰهُ لَا يَـهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ (سورہ توبہ 24)

کہہ دے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے، اور اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔

کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ رسول (ص) کو اپنے مال اس زیادہ عزیز نہ رکھے:

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے بھی فرمایا:

وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلاَهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُؤْمِنُ عَبْدٌ

- وَفِي حَدِيث عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلُ - حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِين

اسماعیل بن علیہ اور عبد الوارث دونوں نے عبد العزیز سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ، انہوں نے کہا : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ” کوئی بندہ (اور عبد الوارث کی حدیث میں ہے کوئی آدمی) اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے اہل و عیال ، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں ۔ “

[صحيح مسلم ح 168]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-muslim-168/

SHIAFAITH.ORG TELEGRAM FACEBOOK

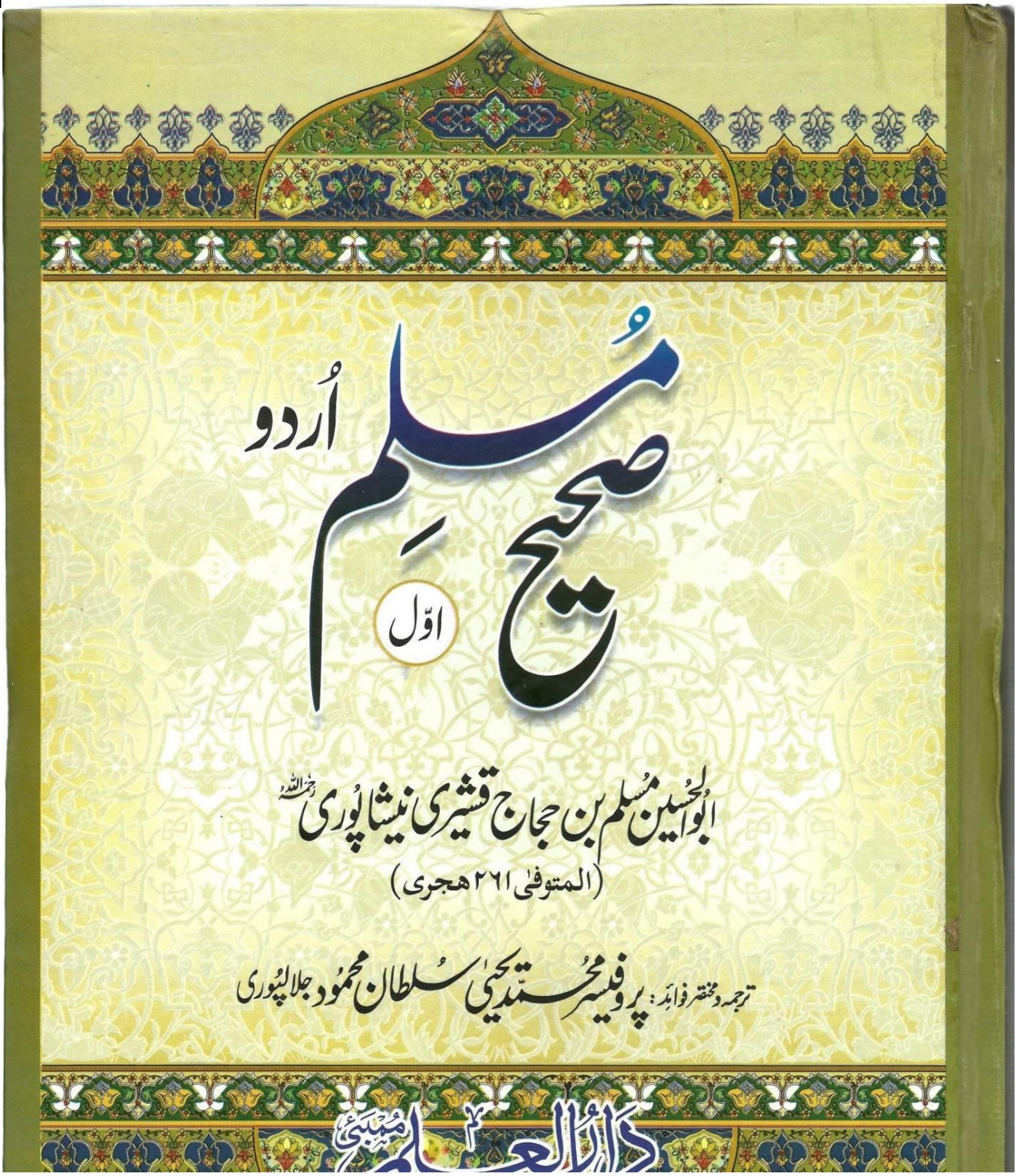

وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ».

ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین باتیں جس میں بھی ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ پالے گا: ① جو شخص کسی انسان سے محبت کرتا ہے اور اللہ کے سوا کسی اور کی خاطر اس سے محبت نہیں کرتا۔ ② جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ باقی ہر کسی سے زیادہ پیارے ہیں ③ اور جب اللہ نے اسے کفر سے بچالیا ہے تو آگ میں ڈالا جانا، اسے کفر میں دوبارہ لوٹنے سے زیادہ پسند ہے۔''

[١٦٧] (..) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا».

[167] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (پھر اسی طرح بیان کیا) جیسے سابقہ راویوں نے بیان کیا ہے، البتہ انھوں نے یہ (الفاظ) کہے: ''اس کو پھر سے یہودی یا عیسائی ہو جانے سے (آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو۔)''

(المعجم ١٦) - (بَابُ وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُحِبَّهُ هٰذِهِ الْمَحَبَّةَ) (التحفة ١٧)

باب: 16- اہل خانہ، اولاد، والدین بلکہ تمام انسانوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے محبت ضروری ہے اور جس کا دل ایسی محبت سے خالی ہے، وہ مومن نہیں

[١٦٨] ٦٩-(٤٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ - وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ - حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

[168] اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث دونوں نے عبدالعزیز سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بندہ (اور عبدالوارث کی حدیث میں ہے کوئی آدمی) اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے اہل وعیال، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔''

علی ناصر

[١٦٩] ٧٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

[169] قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

SHIAFAITH.ORG TELEGRAM FACEBOOK

وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (اس وقت تک) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے لیے اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوں۔''

(المعجم ١٧) - (بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ) (التحفة ١٨)

باب: 17- ایمان کی ایک امتیازی صفت یہ ہے کہ مسلمان جو بھلائی اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرے

[١٧٠] ٧١-(٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ - أَوْ قَالَ لِجَارِهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

[170] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے (یا فرمایا: اپنے پڑوسی کے لیے بھی) وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

[١٧١] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهِ - أَوْ قَالَ لِأَخِيهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ».

[171] حسین مُعَلِّم نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پڑوسی کے لیے (یا فرمایا: اپنے بھائی کے لیے) وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

فائدہ: ان تین ابواب کی احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دل کی تصدیق کے علاوہ دل کے دوسرے اعمال خصوصاً محبت اور کراہت بھی ایمان کا جز ہیں۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ) (التحفة ١٩)

باب: 18- پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی حرمت

صحابہ کے دل میں حب دنیا:

مگر اس کے بعد صحابہ کے دلوں سے حب دنیا نہ گئی:

بخاری نے ایسے ہی ایک صحابی کا ذکر اپنی صحیح میں کئی مرتبہ کیا ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ایک اونٹ بطور قرض لیا تھا، وہ اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہوئے بدکلامی کرنے لگا۔

اس واقعہ کو بخاری و مسلم کی زبانی ملاحظہ فرمائیں، ہم نے احادیث کا اردو ترجمہ داؤد راز کا انتخاب کیا ہے تاکہ کسی ناصبی کے ذہن میں یہ فتور نہ آئے کہ شائد توہین آمیز کلمات ہم نے اپنی طرف سے لکھ دئے :

صحيح بخاري ح 2305:

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، حَدَّثنا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ ، فَقَالَ : أَعْطُوهُ ، فَطَلَبُوا سِنَّهُ ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا ، فَقَالَ : أَعْطُوهُ

، فقَالَ : أُوفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ ادا کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہیں ملا۔ البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی انہیں دے دو۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا پورا حق دے دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض وغیرہ کو پوری طرح ادا کر دیتے ہیں۔

[صحيح بخاري ح 2305]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2305

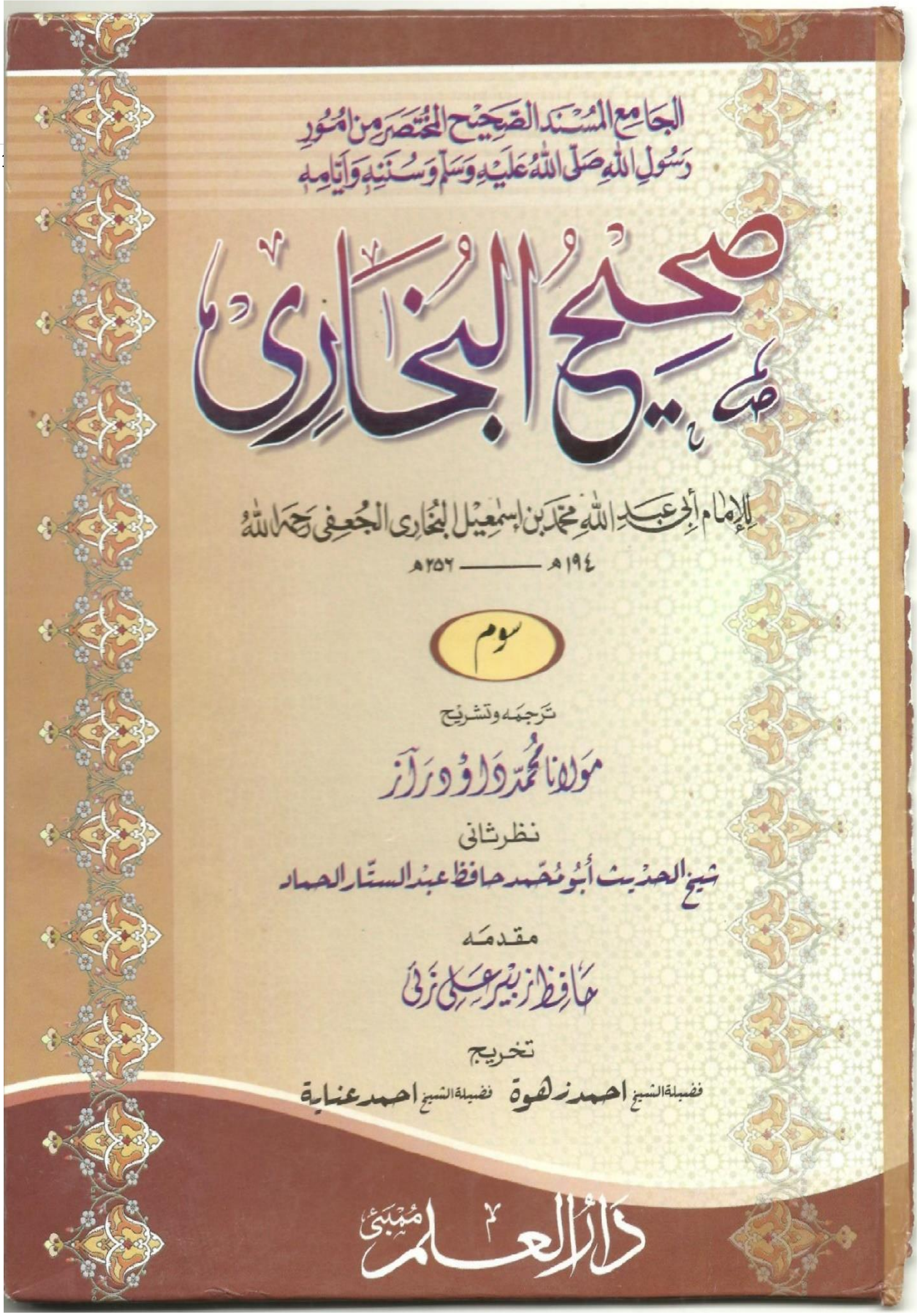
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ
صحیح البخاری
للإمام أبی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ
۱۹۴ھ ــــ ۲۵۶ھ
سوم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
دار العلم ممبئی

تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ. [أطرافه في: ٥٥٠١، ٥٥٠٢، ٥٥٠٤] [ابن ماجه: ٣١٨٢]

کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا، یا کسی کو (پوچھنے کے لیے) بھیجا تو نبی کریم ﷺ نے اس کا گوشت کھانے کے لیے حکم فرمایا۔ عبیداللہ نے کہا کہ مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ باندی (عورت) ہونے کے باوجود اس نے ذبح کر دیا۔ اس روایت کی متابعت عبدہ نے عبداللہ کے واسطہ سے کی ہے۔

تشریح: سند میں نافع کی سماعت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔ مزی نے اطراف میں لکھا ہے کہ ابن کعب سے مراد عبداللہ ہیں۔ لیکن ابن وہب نے اس حدیث کو اسامہ بن زید سے روایت کیا۔ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے۔ حافظ نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عبدالرحمٰن ہیں۔

اس حدیث سے کئی ایک مسائل کا ثبوت ملتا ہے کہ بوقت ضرورت مسلمان عورت کا ذبیحہ بھی حلال ہے اور عورت اگر باندی ہو تب بھی اس کا ذبیحہ حلال ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ چاقو، چھری پاس نہ ہونے کی صورت میں تیز دھار پتھر سے بھی ذبیحہ درست ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی حلال جانور اگر اچانک کسی حادثہ کا شکار ہو جائے تو مرنے سے پہلے اس کا ذبح کر دینا ہی بہتر ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی مسئلہ کی تحقیق مزید کر لینا بہر حال بہتر ہے۔ یہ بھی ظاہر ہوا کہ ریوڑ کی بکریاں سلع پہاڑی پر چرانے کے لئے ایک عورت (باندی) بھیجی جایا کرتی تھی۔ جس سے بوقت ضرورت جنگلوں میں پردہ اور ادب کے ساتھ عورتوں کا جانا بھی ثابت ہوا۔ عبیداللہ کے قول سے معلوم ہوا کہ اس دور میں بھی باندی عورت کے ذبیحہ پر اظہار تعجب کیا جایا کرتا تھا کیونکہ دستور عام ہر قرن میں مردوں ہی کے ہاتھ سے ذبح کرنا ہے۔ سلع پہاڑی مدینہ طیبہ کے متصل دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ ابھی ابھی مسجد فتح و بئر عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ پر جانا ہوا تو ہماری موٹر سلع پہاڑی ہی کے دامن سے گزری تھی۔ الحمدللہ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم کے صدقہ میں عمر کے اس آخری حصہ میں پھر ان مقامات مقدسہ کی دید سے مشرف فرمایا، فله الحمد والشکر۔

بَابٌ: وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

باب: حاضر اور غائب دونوں کو وکیل بنانا جائز ہے

وَكَتَبَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِلَى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ.

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے وکیل کو جوان سے غائب تھا یہ لکھا کہ چھوٹے بڑے ان کے تمام گھر والوں کی طرف سے وہ صدقہ فطر نکال دیں۔

تشریح: ابن بطال نے کہا جمہور علما کا یہی قول ہے کہ جو شخص شہر میں موجود ہو اور اس کو کوئی عذر نہ ہو وہ بھی وکیل کر سکتا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بیماری کے عذر یا سفر کے عذر سے ایسا کرنا درست ہے یا فریق مقابل کی رضامندی سے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس شخص کو وکیل کرنا درست نہیں جس کی فریق مقابل سے دشمنی ہو۔ اور طحاوی نے جمہور کے قول کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حاضر کو وکیل کرنا بلاشرط بالاتفاق جائز رکھا ہے اور غائب کی وکالت وکیل کے قبول پر موقوف رہے گی بالاتفاق۔ اور جب قبول پر موقوف رہی تو حاضر اور غائب ہر دو کا حکم برابر ہے۔ (فتح الباری)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے اثر کے بارے میں حافظ نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے نکالا۔ لیکن یہ کہا کہ مجھ کو اس وکیل کا نام معلوم نہیں ہوا۔

٢٣٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

(٢٣٠٥) ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے سفیان

SHIAFAITH.ORG TELEGRAM FACEBOOK

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ)). فَطَلَبُوْا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا. فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ)). فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [أطرافه في: ٢٣٠٦، ٢٣٩٠، ٢٣٩٢، ٢٣٩٣، ٢٤٠١، ٢٦٠٦، ٢٦٠٩] [مسلم: ١١١٠؛ ترمذي: ١٣١٦، ١٣١٧؛ نسائي: ٤٦٣٢، ٤٧٠٧؛ ابن ماجه: ٢٤٢٣]

ثوری نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آپ نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: "ادا کردو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہیں ملا۔ البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آپ نے فرمایا: "یہی انہیں دے دو۔" اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا پورا حق دے دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض وغیرہ کو پوری طرح ادا کردیتے ہیں۔"

علی ناصر

تشریح: مستحب ہے کہ قرض ادا کرنے والا قرض سے بہتر اور زیادہ مال قرض دینے والے کو ادا کرے، تاکہ اس کے احسان کا بدلہ ہو۔ کیونکہ اس نے قرض حسنہ دیا۔ اور بلاشرط جو زیادہ دیا جائے وہ سود نہیں ہے۔ بلکہ وہ ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (٥٥/ الرحمن: ٦٠) کے تحت ہے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُوْنِ

باب: قرض ادا کرنے کے لیے کسی کو وکیل کرنا

٢٣٠٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)). ثُمَّ قَالَ: ((أَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ. فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٢٣٠٥]

(٢٣٠٦) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے (اپنے قرض کا تقاضا کرنے آیا)۔ اور سخت سست کہنے لگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غصہ ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "اس کے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے۔ (لیکن اس عمر کا نہیں) آپ نے فرمایا: "اسے وہی دے دو۔ کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کردے۔"

تشریح: یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے جو حاضر تھے دوسروں کو اونٹ دینے کے لئے وکیل کیا۔ اور جب حاضر کو وکیل کرنا جائز ہوا حالانکہ وہ خود کام کرسکتا ہے تو غائب کو بطریق اولیٰ وکیل کرنا جائز ہوگا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور علامہ عینی پر تعجب ہے کہ انہوں نے ناحق حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ حدیث سے غائب کی وکالت نہیں نکلتی، اولیت کا تو کیا ذکر ہے۔ حالانکہ اولیت کی وجہ خود حافظ صاحب کے کلام

صحیح بخاري ح 2306:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ ، فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، ثُمَّ قَالَ : أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ ، فَقَالَ : أَعْطُوهُ ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً .

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضا کرنے آیا، اور سخت گفتگو کرنے لگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غصہ ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ (بات) کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اس کے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے۔ (لیکن اس عمر کا نہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو۔ کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کر دے۔

[صحيح بخاري ح 2306]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2306

[SHIAFAITH.ORG](#) [TELEGRAM](#) [FACEBOOK](#)

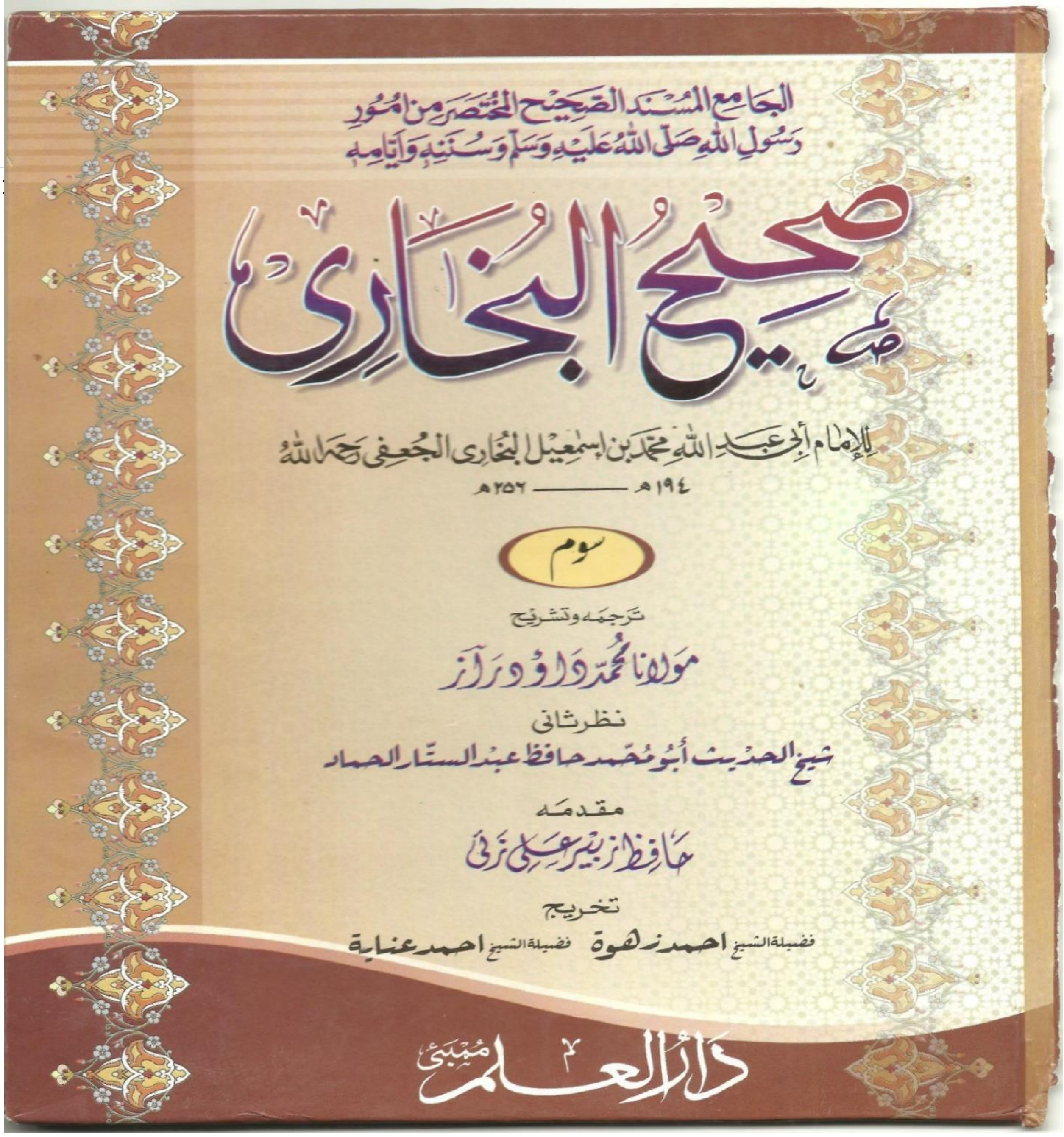

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ)). فَطَلَبُوْا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا. فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ)). فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [أطرافه في: ٢٣٠٦، ٢٣٩٠، ٢٣٩٢، ٢٣٩٣، ٢٤٠١، ٢٦٠٦، ٢٦٠٩] [مسلم: ١١١٠؛ ترمذي: ١٣١٦، ١٣١٧؛ نسائي: ٤٦٣٢، ٤٧٠٧؛ ابن ماجه: ٢٤٢٣]

ثوری نے بیان کیا، ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آپ نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: ''ادا کردو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہیں ملا۔ البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آپ نے فرمایا: ''یہی انہیں دے دو۔'' اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا پورا حق دے دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض وغیرہ کو پوری طرح ادا کر دیتے ہیں۔''

تشریح: مستحب ہے کہ قرض ادا کرنے والا قرض سے بہتر اور زیادہ مال قرض دینے والے کو ادا کرے، تاکہ اس کے احسان کا بدلہ ہو۔ کیونکہ اس نے قرض حسنہ دیا۔ اور بلاشرط جو زیادہ دیا جائے وہ سود نہیں ہے۔ بلکہ وہ ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (۵۵/ الرحمٰن: ٦٠) کے تحت ہے۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُوْنِ

باب: قرض ادا کرنے کے لیے کسی کو وکیل کرنا

٢٣٠٦ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)). ثُمَّ قَالَ: ((أَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ. فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٢٣٠٥]

(٢٣٠٦) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے (اپنے قرض کا تقاضا کرنے آیا)۔ اور سخت سست کہنے لگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غصہ ہو کر اس کی طرف بڑھے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس کے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسے دے دو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے۔ (لیکن اس عمر کا نہیں) آپ نے فرمایا: ''اسے وہی دے دو۔ کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کر دے۔''

علی ناصر

تشریح: یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے جو حاضر تھے دوسروں کو اونٹ دینے کے لئے وکیل کیا۔ اور جب حاضر کو وکیل کرنا جائز ہوا حالانکہ وہ خود کام کر سکتا ہے تو غائب کو بطریق اولیٰ وکیل کرنا جائز ہوگا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور علامہ عینی پر تعجب ہے کہ انہوں نے ناحق حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ حدیث سے غائب کی وکالت نہیں نکلتی، اولیت کا تو کیا ذکر ہے۔ حالانکہ اولیت کی وجہ خود حافظ صاحب کے کلام

صحیح بخاری 2390:

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِمِنًى يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَغْلَظَ لَهُ ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ : دَعُوهُ ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ ، وَقَالُوا : لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ ، قَالَ : اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہیں سلمہ بن کہیل نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ ہمارے گھر میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قرض کا تقاضا کیا اور سخت سست کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو سزا دینی چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کہنے دو۔ صاحب حق کے لیے کہنے کا حق ہوتا ہے اور اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس کے

اونٹ سے (جو اس نے آپ کو قرض دیا تھا) اچھی عمر ہی کا اونٹ مل رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی خرید کے اسے دے دو۔ کیونکہ تم میں اچھا وہی ہے جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔ (حدیث اور باب کی مطابقت ظاہر ہے)

[صحیح بخاری 2390]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2390

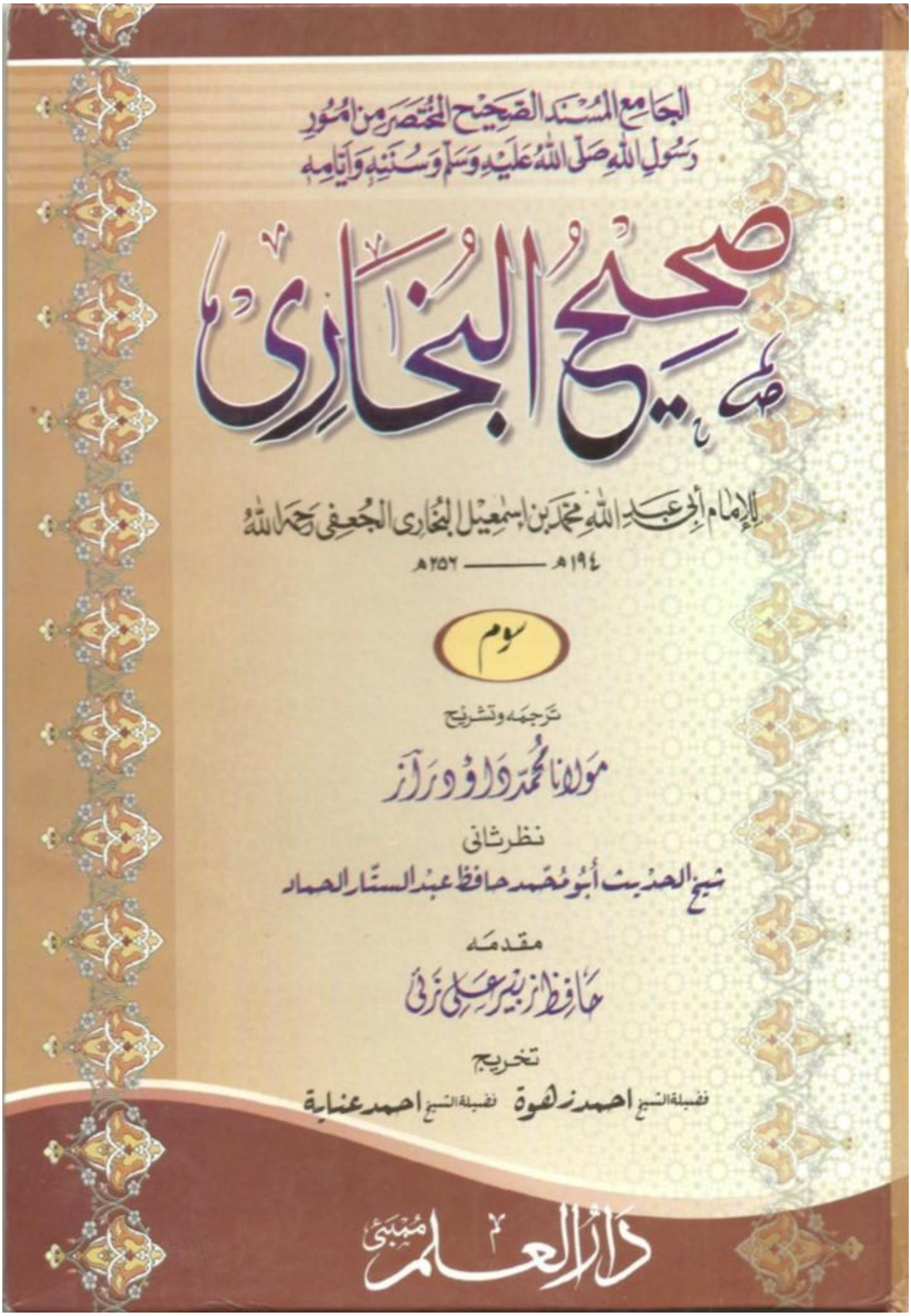
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ
صحیح البخاری
للإمام أبی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ
۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ
سوم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داود راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زهوة فضیلۃ الشیخ احمد عنایة
دار العلم ممبئی

۲۳۰۲؛ ابن ماجه: ٤١٣٢]

تشریح: باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے۔ مگر وہ دینار تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ لیا ہو۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر ہر شخص کو کرنا چاہیے۔ اور اس کا ادا کرنا خیرات کرنے پر مقدم ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ خیرات کرنے کے لئے کوئی شخص بلا ضرورت قرض لے تو جائز ہے یا نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے، بلکہ ثواب ہے۔ عبداللہ بن جعفر بے ضرورت قرض لیا کرتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا، انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ وہ اپنا قرض ادا کر دے۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے ساتھ رہے اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو شخص نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وجہ سے قرض دار ہو جائے تو پروردگار اس کا قرض غیب سے ادا کرا دیتا ہے۔ مگر ایسی کیمیا صفت شخصیتیں آج کل نایاب ہیں۔ بہ حالات موجودہ قرض کسی حال میں بھی اچھا نہیں ہے۔ یوں مجبوری میں سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ مگر خیر خیرات کرنے کے لئے قرض نکالنا تو آج کل کسی طرح بھی زیبا نہیں۔ کیونکہ ادائیگی کا معاملہ بہت ہی پریشان کن بن جاتا ہے۔ پھر ایسا مقروض آدمی دین اور دنیا ہر لحاظ سے گر جاتا ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو قرض سے بچائے۔ اور مسلمان قرض داروں کا غیب سے قرض ادا کرائے۔ آمین۔

علی ناصر

بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلاً، تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: ((دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً. وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ)). قَالُوا: لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ. قَالَ: ((اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ۲۳۰۵]

باب: اونٹ قرض لینا

(۲۳۹۰) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہیں سلمہ بن کہیل نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ منیٰ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے قرض کا تقاضا کیا اور سخت سست کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو سزا دینی چاہی تو آپ نے فرمایا: ''اسے کہنے دو۔ صاحب حق کے لیے کہنے کا حق ہوتا ہے اور اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو۔'' لوگوں نے عرض کیا کہ اس کے اونٹ سے (جو اس نے آپ کو قرض دیا تھا) اچھی عمر ہی کا اونٹ مل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہی خرید کے اسے دے دو۔ کیونکہ تم میں اچھا وہی ہے، جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔''

بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَاتَ رَجُلٌ، فَقِيلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ، وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَغُفِرَ لَهُ)). قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۲۰۷۷]

باب: تقاضے میں نرمی کرنا

(۲۳۹۱) ہم سے مسلم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبدالملک نے، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کا انتقال ہوا (قبر میں) اس سے سوال ہوا۔ تمہارے پاس کوئی نیکی ہے؟ اس نے کہا کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا۔ (اور جب کسی پر میرا قرض ہوتا) تو میں مالداروں کو مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کے قرض کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اسی پر اس کی بخشش ہو گئی۔'' ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان

صحيح بخاري ح 2392 :

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوهُ ، فَقَالُوا : مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوهُ ، فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً .

ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ قطان نے، ان سے سفیان ثوری نے کہ مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قرض کا اونٹ مانگنے آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اسے اس کا اونٹ دے دو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے۔ اس پر اس شخص (قرض خواہ) نے کہا مجھے تم نے میرا پورا حق دیا۔ تمہیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے! رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہی اونٹ دے دو کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا قرض ادا کرتا ہو۔

[صحيح بخاري ح 2392]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2392

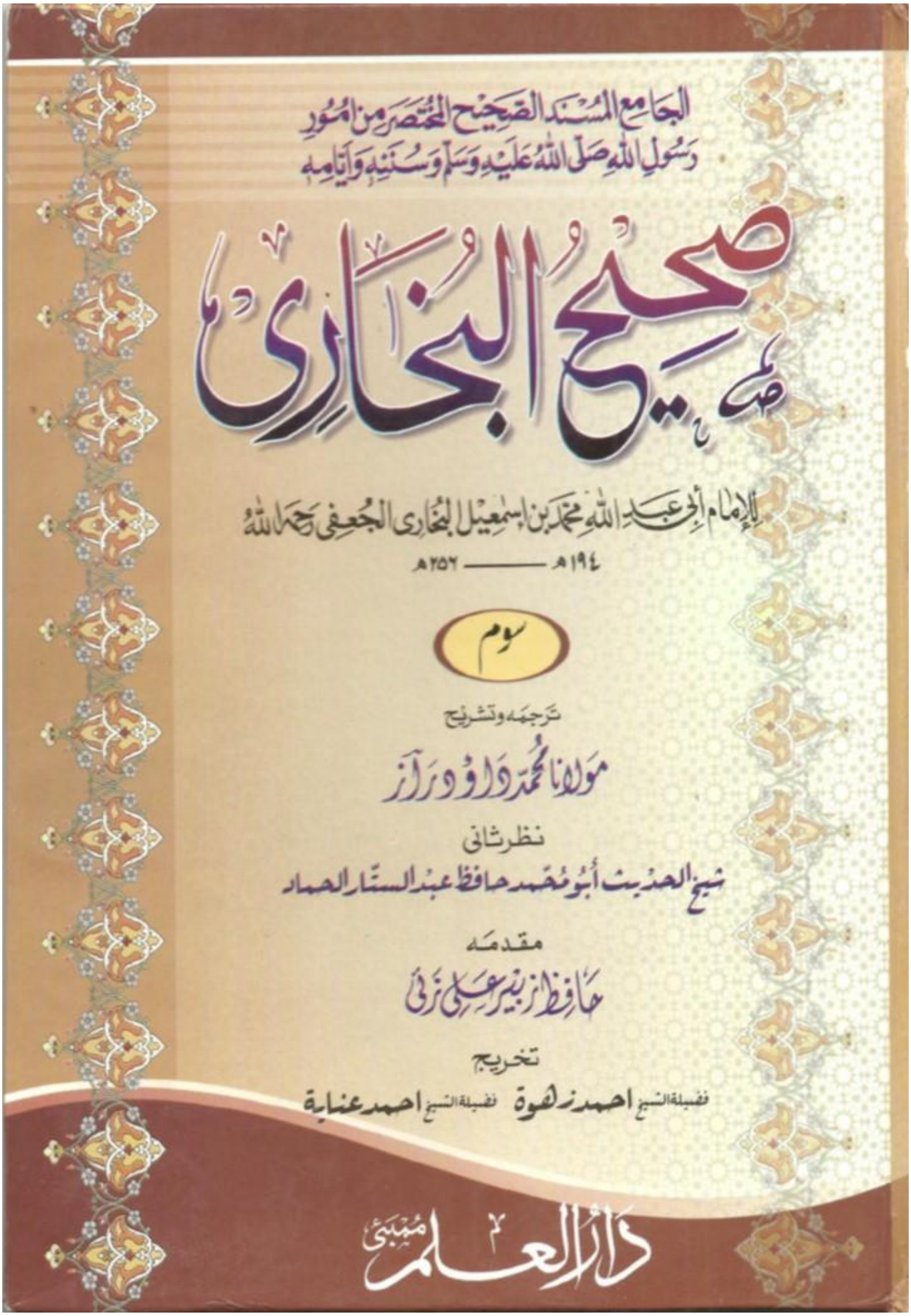
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وایامه
صحیح البخاری
للإمام أبی عبد الله محمد بن اسمعیل البخاری الجعفی رحمه الله
۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ
سوم
ترجمه وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمه
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلة الشیخ احمد زهوة فضیلة الشیخ احمد عنایة
دار العلم ممبئی

کیا کہ میں نے یہی نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

تشریح: اس سے تقاضے میں نرمی کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا: ﴿وَإِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (۲/البقرة: ۲۸۰) یعنی اگر مقروض تنگ دست ہو تو اس کو ڈھیل دینا بہتر ہے اور اگر اس پر صدقہ ہی کر دو تو یہ اور بھی بہتر ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ عمل عند اللہ بہت ہی پسندیدہ ہے۔

بَابٌ: هَلْ يُعْطَى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ؟

باب: کیا بدلہ میں قرض والے اونٹ سے زیادہ عمر والا اونٹ دیا جا سکتا ہے؟

تشریح: مراد یہ ہے کہ قرض میں معاملہ کی رو سے کم عمر والا اونٹ دینا ہے۔ مگر وہ نہ ملا اور بڑی عمر والا مل گیا تو اسی کو دیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ دینے والے کو اس میں نقصان بھی ہے۔

علی ناصر

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ بَعِيْرًا، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْطُوْهُ)). فَقَالُوا: مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ. قَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِيْ أَوْفَاكَ اللَّهُ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْطُوْهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً)). [راجع: ۲۳۰۵]

(۲۳۹۲) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ قطان نے، ان سے سفیان ثوری نے، کہ مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے اپنا قرض کا اونٹ مانگنے آیا۔ تو آپ نے صحابہ سے فرمایا: ''اسے اس کا اونٹ دے دو۔'' صحابہ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے۔ اس پر اس شخص (قرض خواہ) نے کہا مجھے تم نے میرا پورا حق دیا۔ تمہیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہی اونٹ دے دو۔ کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا قرض ادا کرتا ہو۔''

بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: قرض اچھی طرح سے ادا کرنا

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ)). فَطَلَبُوْا سِنَّهُ، فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا. فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ)). فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِيْ، أَوْفَى اللَّهُ لَكَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ۲۳۰۵]

(۲۳۹۳) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص آپ سے تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دے دو۔'' صحابہ نے تلاش کیا لیکن ایسا ہی اونٹ مل سکا جو قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''وہی دے دو۔'' اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے میرا حق پوری طرح دیا اللہ آپ کو بھی اس کا بدلہ پورا پورا دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بھی سب سے بہتر ہو۔''

تشریح: معلوم ہوا کہ قرض خواہ کو اس کے حق سے زیادہ دے دینا بڑا کار ثواب ہے۔

صحيح بخاري ح 2393:

حَدَّثنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، حَدَّثنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ ، فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا ، فَقَالَ : أَعْطُوهُ ، فَقَالَ : أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللَّهُ بِكَ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اونٹ دے دو۔ صحابہ نے تلاش کیا لیکن ایسا ہی اونٹ مل سکا جو قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی دے دو۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ

نے مجھے میرا حق پوری طرح دیا اللہ آپ کو بھی اس کا بدلہ پورا پورا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بھی سب سے بہتر ہو۔

[صحيح بخاري ح 2393]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2393

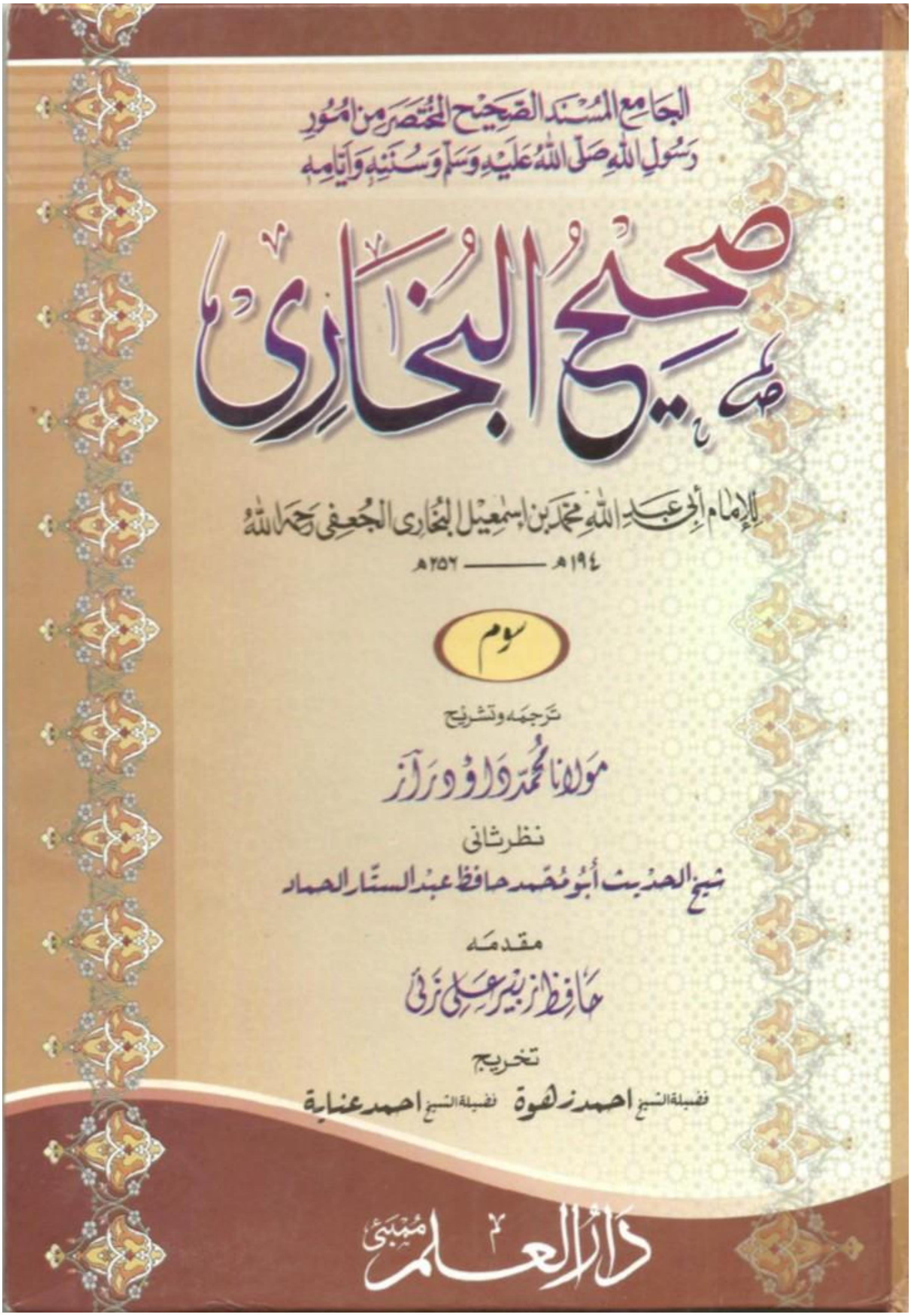
الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وایامه
صحيح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاری الجعفی رحمه الله
١٩٤هـ ـــــ ٢٥٦هـ
سوم
ترجمه وتشريح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمه
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضيلة الشيخ احمد زهوة فضيلة الشيخ احمد عناية
دار العلم ممبئی

کیا کہ میں نے یہی نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

تشریح: اس سے تقاضے میں نرمی کرنے کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا: ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (۲/البقرة:۲۸۰) یعنی اگر مقروض تنگ دست ہو تو اس کو ڈھیل دینا بہتر ہے اور اگر اس پر صدقہ ہی کر دو تو یہ اور بھی بہتر ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ عمل عنداللہ بہت ہی پسندیدہ ہے۔

بَابٌ: هَلْ يُعْطٰى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ؟

باب: کیا بدلہ میں قرض والے اونٹ سے زیادہ عمر والا اونٹ دیا جا سکتا ہے؟

تشریح: مراد یہ ہے کہ قرض میں معاملہ کی رو سے کم عمر والا اونٹ دینا ہے۔ مگر وہ نہ ملا اور بڑی عمر والا مل گیا تو اسی کو دیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ دینے والے کو اس میں نقصان بھی ہے۔

علی ناصر

۲۳۹۲ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْطُوْهُ)). فَقَالُوا: مَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ. قَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللّٰهُ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْطُوْهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً)). [راجع: ۲۳۰۵]

(۲۳۹۲) ہم سے مسدد نے بیان کیا، ان سے یحییٰ قطان نے، ان سے سفیان ثوری نے، کہ مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے اپنا قرض کا اونٹ مانگنے آیا۔ تو آپ نے صحابہ سے فرمایا: ''اسے اس کا اونٹ دے دو۔'' صحابہ نے عرض کیا کہ قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے۔ اس پر اس شخص (قرض خواہ) نے کہا مجھے تم نے میرا پورا حق دیا۔ تمہیں اللہ تمہارا حق پورا پورا دے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہی اونٹ دے دو۔ کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا قرض ادا کرتا ہو۔''

بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: قرض اچھی طرح سے ادا کرنا

۲۳۹۳ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ)). فَطَلَبُوْا سِنَّهُ، فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا. فَقَالَ: ((أَعْطُوْهُ)). فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي، أَوْفَى اللّٰهُ لَكَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ۲۳۰۵]

(۲۳۹۳) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص آپ سے تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دے دو۔'' صحابہ نے تلاش کیا لیکن ایسا ہی اونٹ مل سکا جو قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''وہی دے دو۔'' اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے میرا حق پوری طرح دیا اللہ آپ کو بھی اس کا بدلہ پورا پورا دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بھی سب سے بہتر ہو۔''

تشریح: معلوم ہوا کہ قرض خواہ کو اس کے حق سے زیادہ دے دینا بڑا کار ثواب ہے۔

صحيح بخاري ح 2606:

حَدَّثنا عَبْدُ اللَّه بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جبَلَة ، قَالَ : أَخْبَرني أَبِي ، عَنْ شُعْبَة ، عَنْ سلَمَة ، قَالَ : سَمعْتُ أَبَا سلَمَة ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِي اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ لرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ دَيْنٌ ، فَهَمَّ بِه أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ : دَعُوهُ ، فَإنَّ لصَاحبِ الْحَقِّ مَقَالاً ، وَقَالَ : اشْتَرُوا لَهُ سنًّا فَأَعْطُوهَا إيَّاهُ ، فَقَالُوا : إنَّا لاَ نَجدُ سنًّا إلاَّ سنًّا هيَ أَفْضَلُ منْ سنِّه ، قَالَ : فَاشْتَرُوهَا ، فَأَعْطُوهَا إيَّاهُ ، فَإنَّ منْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً .

ہم سے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے خبر دی شعبہ سے، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا (اس نے سختی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہ اس کی طرف بڑھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اسے چھوڑ دو، حق والے کو کچھ نہ کچھ کہنے کی گنجائش ہوتی ہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا خرید کر اسے دے دو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو قرض کے ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

[صحيح بخاري ح 2606]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2606

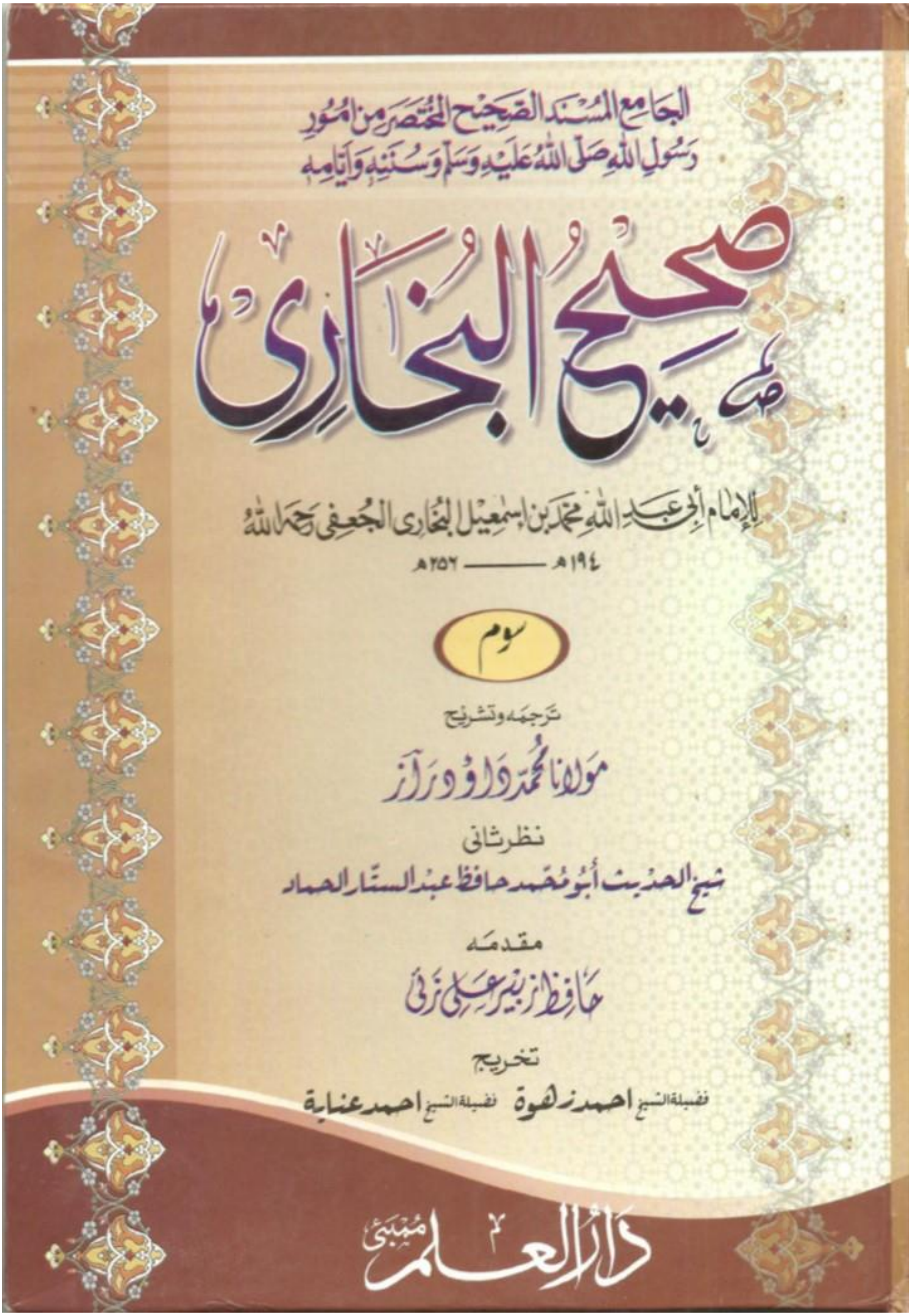
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول الله صلى الله علیه وسلم وسننه وایامه
صحیح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمٰعیل البخاری الجعفی رحمہ اللہ
١٩٤ھ ـــــ ٢٥٦ھ
سوم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زهوة
فضیلۃ الشیخ احمد عنایة
دار العلم ممبئی

آنحضرت ﷺ نے مشروب ان کی طرف جھٹکے کے ساتھ بڑھا دیا۔

تشریح: اگرچہ حق اس لڑکے ہی کا تھا مگر نبی کریم ﷺ کی سفارش قبول نہ کی جس پر آپ نے جھٹکے کے ساتھ اسے وہ پیالہ دے دیا۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں: "والحق کما قال ابن بطال انه ﷺ سأل الغلام ان يهب نصيبه للاشياخ وكان نصيبه منه مشاعا غير متميز فدل على صحة هبة المشاع والله اعلم۔" (فتح) یعنی حق یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لڑکے سے فرمایا کہ وہ اپنا حصہ بڑے لوگوں کو ہبہ کر دے، اس کا وہ حصہ ابھی تک مشترک تھا۔ اسی سے مشاع کے ہبہ کرنے کی صحت ثابت ہوئی۔

علی ناصر

٢٦٠٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: ((دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً)). وَقَالَ: ((اشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوْهَا إِيَّاهُ)). فَقَالُوْا: إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ. قَالَ: ((فَاشْتَرُوْهَا فَأَعْطُوْهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْخَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٢٣٠٥]

(٢٦٠٦) ہم سے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے خبر دی شعبہ سے، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ پر قرض تھا (اس نے سختی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہ اس کی طرف بڑھے۔ لیکن آپ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو، حق والے کو کچھ نہ کچھ کہنے کی گنجائش ہوتی ہی ہے۔" پھر آپ نے فرمایا: "اس کے لئے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا خرید کر اسے دے دو۔" صحابہ نے عرض کیا کہ اس سے اچھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اسی کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو قرض کے ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔"

تشریح: بعض نے کہا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ابو رافع کو وکیل کیا تھا۔ انہوں نے اونٹ خریدا تو ان کا قبضہ نبی کریم ﷺ کا قبضہ تھا۔ اس لئے قبضہ سے پہلے یہ ہبہ نہ ہوا اور اس کا جواب یہ ہے کہ ابو رافع صرف خریدنے کے لئے وکیل ہوئے تھے نہ ہبہ کے لئے، تو ان کا قبضہ ہبہ کے احکام میں نبی کریم ﷺ کا قبضہ نہ تھا۔ پس امام بخاری رحمہ اللہ کا مطلب حدیث سے نکل آیا اور غیر مقبوض کا ہبہ ثابت ہوا۔ (وحیدی)

بَابٌ: إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ أَوْ وَهَبَ رَجُلٌ جَمَاعَةً جَازَ

باب: اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہبہ کریں یا ایک آدمی کئی شخصوں کو ہبہ کرے تو جائز ہے

٢٦٠٧، ٢٦٠٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَالْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حِيْنَ جَآءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ:

(٢٦٠٧، ٨) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ان سے لیث نے، کہا ہم سے عقیل نے ابن شہاب سے، وہ عروہ سے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں تو آپ نے ان سے فرمایا: "میرے ساتھ جتنی بڑی جماعت ہے اسے بھی تم دیکھ رہے ہو اور سب سے

صحيح بخاري ح 2609:

حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ ، فَقَالَ : إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ ، وَقَالَ : أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

ہم سے ابن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ نے خبر دی شعبہ سے، انہیں ابوسلمہ بن کہیل نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ بطور قرض لیا، قرض خواہ تقاضا کرنے آیا (اور نازیبا گفتگو کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”حق والے کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اچھی عمر کا اونٹ اسے دلا دیا اور فرمایا ”تم میں افضل وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔“

[صحيح بخاري ح 2609]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2609

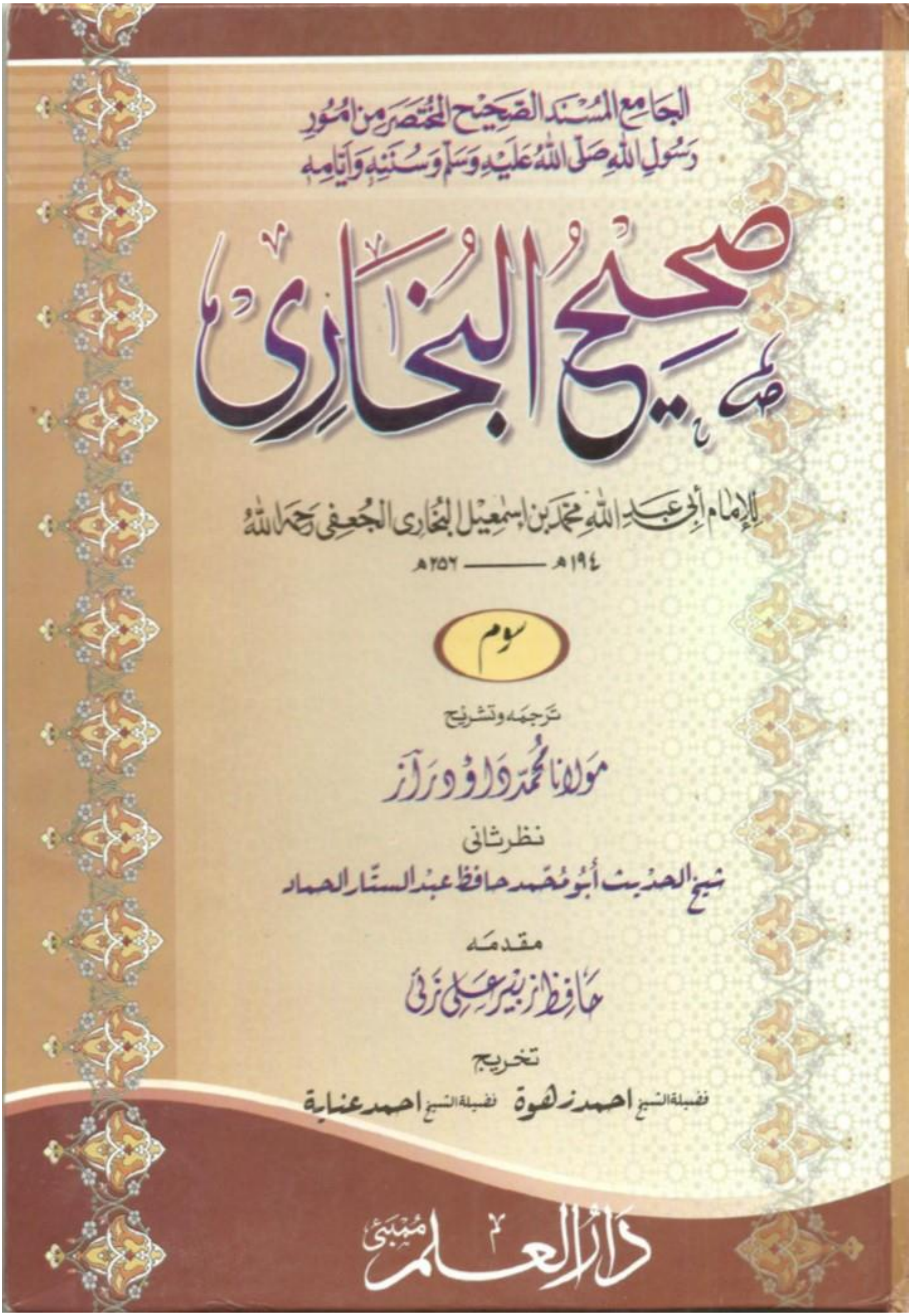

الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه
صحیح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاری الجعفی رحمہ اللہ
١٩٤هـ ـــــ ٢٥٦هـ
سوم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داود راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلة الشیخ احمد زهوة فضیلة الشیخ احمد عنایة
دار العلم ممبئی

اس کا زیادہ حقدار ہے

تشریح: اس سے مقصود اس قول کا ابطال ہے الهدايا مشترك ایک بزرگ کے سامنے یہ قول بیان کیا گیا، انہوں نے کہا، تنہا خوشترک۔

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَائَهُ شُرَكَاءُهُ. وَلَمْ يَصِحَّ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو یہ منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس ہدیہ میں شریک ہوں گے یہ روایت صحیح نہیں۔

علی ناصر

٢٦٠٩ـ حَدَّثَنَا محمد ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً)). ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ: ((أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). [راجع: ٢٦٠٥]

(۲۶۰۹) ہم سے محمد ابن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ نے خبر دی شعبہ سے، انہیں سلمہ بن کہیل نے، انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک اونٹ بطور قرض لیا، قرض خواہ تقاضا کرنے آیا (اور نازیبا گفتگو کی) تو آپ نے فرمایا کہ "حق والے کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔" پھر آپ نے اس سے اچھی عمر کا اونٹ اسے دلا دیا اور فرمایا کہ "تم میں افضل وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔"

تشریح: باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اس زیادتی میں دوسرے لوگ جو وہاں بیٹھے تھے شریک نہیں ہوئے۔ بلکہ اسی کو ملی جس کا اونٹ آپ پر قرض تھا۔

٢٦١٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، وَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّمِ النَّبِيَّ ﷺ أَحَدٌ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ)). فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ. فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ)). [راجع: ٢١١٥]

(۲۶۱۰) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن عیینہ نے بیان کیا عمرو سے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ وہ سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے۔ وہ اونٹ آنحضرت ﷺ سے بھی آگے بڑھ جایا کرتا تھا۔ اس لئے ان کے والد (عمر رضی اللہ عنہ) کو تنبیہ کرنی پڑتی تھی کہ اے عبداللہ! نبی کریم ﷺ سے آگے کسی کو نہ ہونا چاہیے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عمر! اسے مجھے بیچ دے۔" عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ تو آپ ہی کا ہے آنحضرت نے اسے خرید لیا۔ پھر فرمایا: "عبداللہ! یہ اب تیرا ہے جس طرح تو چاہے اسے استعمال کر۔"

تشریح: مطابقت ظاہر ہے کہ عبداللہ کے ساتھ والے اس اونٹ میں شریک نہیں ہوئے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی دوررس نظر بصیرت سے اس امر کو ثابت فرمایا ہے کہ مجلس میں خواہ کتنے ہی لوگ بیٹھے ہوں، ہدیہ صرف اس کو دیا جائے گا جو اس کا مستحق ہے۔ اسی باریک بینی نے امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ مقام عطا فرمایا کہ فن حدیث کی گہرائیوں تک پہنچنا یہ صرف آپ کا حصہ تھا جس کی وجہ سے وہ امیر المؤمنین فی الحدیث سے مشہور ہوئے۔ اب آپ کے اس خداداد منصب سے کوئی حسد کرتا ہے یا عناد، اس سے انکار کرتا ہے تو وہ کرتا رہے حدیث نبوی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر فانی قبولیت دی جو تا قیام دنیا قائم رہے گی۔ ان شاء اللہ۔

بَابٌ: إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ

باب: اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور دوسرا شخص

مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے:

صحیح مسلم ح 4110:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، فَقَالَ لَهُمْ: «اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ»، فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: «فَاشْتَرُوهُ، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ، أَوْ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

شعبہ نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی ، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ، انھوں نے کہا : ایک آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حق (قرض) تھا ، اس نے آپ کے ساتھ سخت کلامی کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے (اسے جواب دینے کا) ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جس شخص کا حق ہو ، وہ بات کرتا ہے ۔ " اور آپ نے انہیں فرمایا : "
اس کے لیے (اس کے اونٹ کا) ہم عمر اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو
۔ " انہوں نے عرض کی : ہمیں اس سے بہتر عمر کا اونٹ ہی ملتا ہے ۔
تو آپ نے فرمایا : " وہی خریدو اور اسے دے دو ، بلاشبہ تم میں سے بہترین
وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے ۔

[صحیح مسلم ح 4110]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-muslim-4110

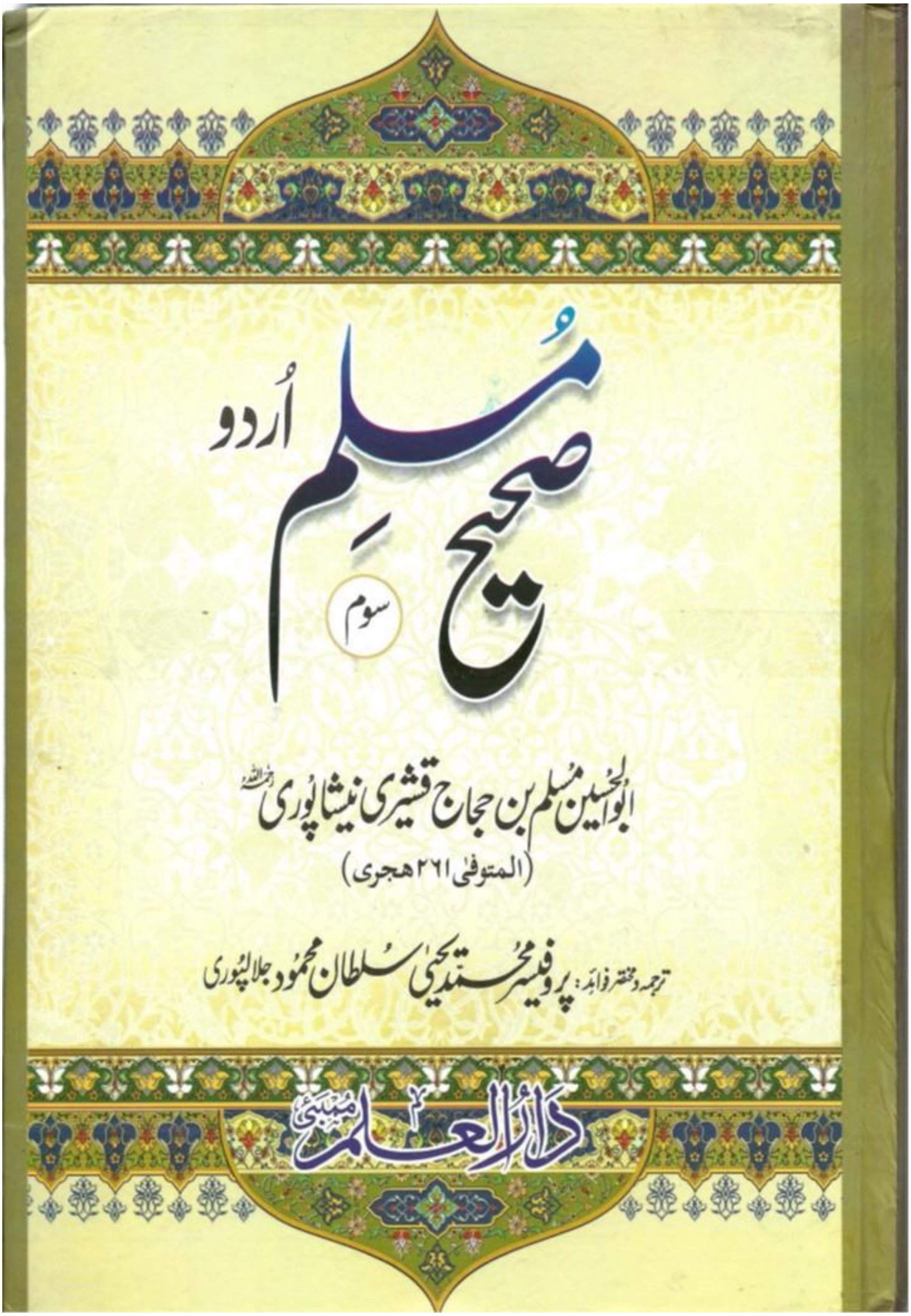
صحیح مُسلم اُردو
سوم
ابوالحسین مُسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری
(المتوفی ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

[٤١١٠] ١٢٠-(١٦٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقٌّ، فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، فَقَالَ لَهُمْ: «اِشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ» فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِّهِ، قَالَ: «فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ - أَوْ خَيْرَكُمْ - أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4110] شعبہ نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ پر حق (قرض) تھا، اس نے آپ کے ساتھ سخت کلامی کی تو نبی ﷺ کے ساتھیوں نے (اسے جواب دینے کا) ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا حق ہو، وہ بات کرتا ہے۔'' اور آپ نے انھیں فرمایا: ''اس کے لیے (اس کے اونٹ کا) ہم عمر اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو۔'' انھوں نے عرض کی: ہمیں اس سے بہتر عمر کا اونٹ ہی ملتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''وہی خریدو اور اسے دے دو، بلاشبہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

علی ناصر

[٤١١١] ١٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِنًّا، فَأَعْطَى سِنًّا فَوْقَهُ، وَقَالَ: «خِيَارُكُمْ مَّحَاسِنُكُمْ قَضَاءً».

[4111] علی بن صالح نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک نوعمر اونٹ ادھار لیا تو آپ نے اس سے بہتر جوان اونٹ دیا اور فرمایا: ''تم میں بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١٢] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعِيرًا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ»، وَقَالَ: «خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4112] سفیان نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی آیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا مطالبہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اس کے اونٹ سے بہتر عمر کا اونٹ دے دو۔'' اور فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہے۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ، مِنْ جِنْسِهِ، مُتَفَاضِلًا) (التحفة ٤٤)

باب:23-ایک جاندار کی اسی جنس کے جاندار کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیع جائز ہے

[٤١١٣] ١٢٣-(١٦٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4113] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

صحیح مسلم ح 4112:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا، فَقَالَ: أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ، وَقَالَ: «خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً»

سفیان نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی ، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ، انہوں نے کہا : ایک آدمی آیا ، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کا مطالبہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا : " اسے اس کے اونٹ سے بہتر عمر کا اونٹ دے دو ۔ " اور فرمایا : " تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہو ۔ "

[صحیح مسلم ح 4112]

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-muslim-4112

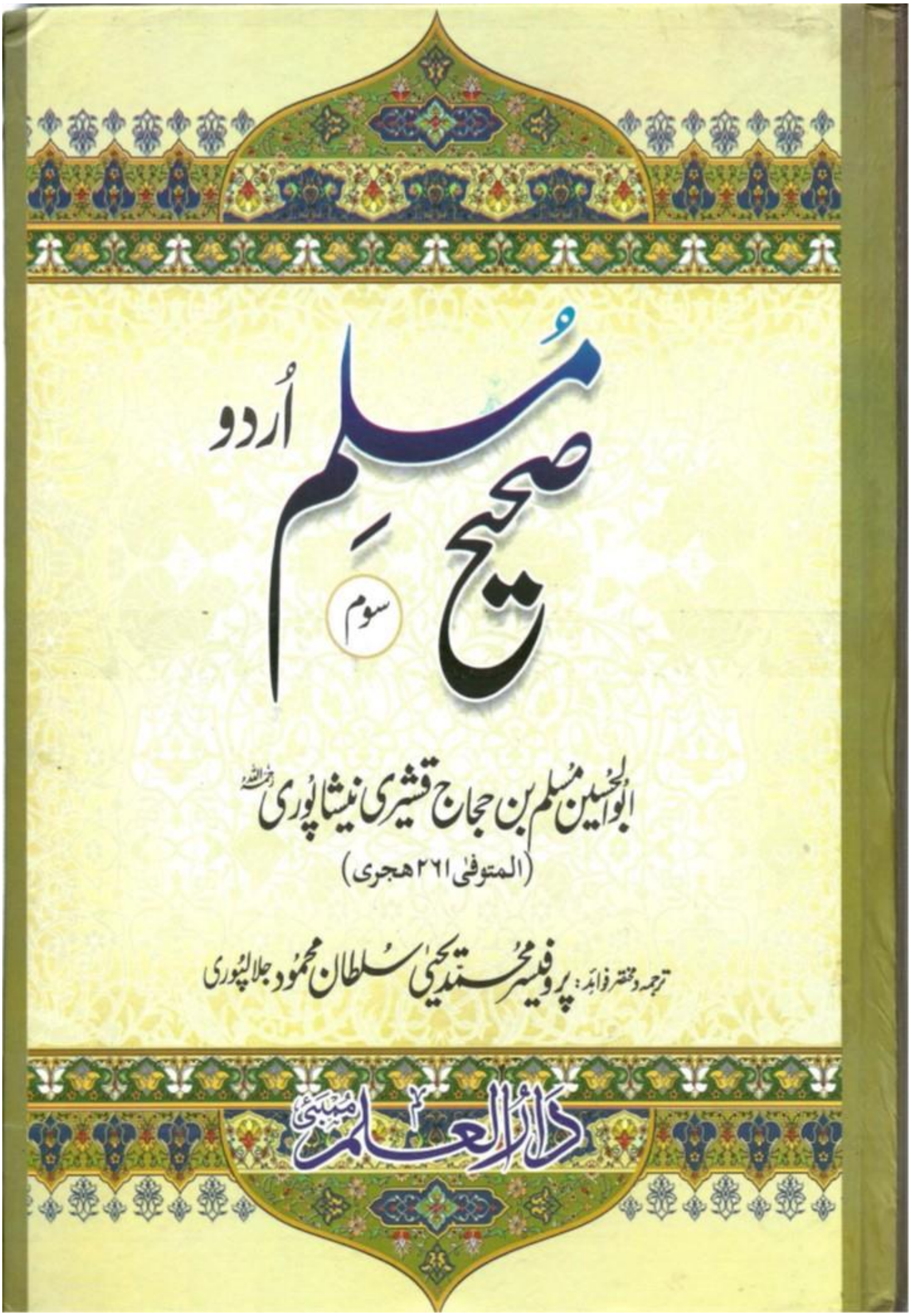
صحیح مسلم
اردو
سوم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری
(المتوفیٰ ۲۶۱ ھجری)
ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار العلم ممبئی

[٤١١٠] ١٢٠-(١٦٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقٌّ، فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، فَقَالَ لَهُمْ: «اِشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ» فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِّهِ، قَالَ: «فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ - أَوْ خَيْرَكُمْ - أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4110] شعبہ نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ پر حق (قرض) تھا، اس نے آپ کے ساتھ سخت کلامی کی تو نبی ﷺ کے ساتھیوں نے (اسے جواب دینے کا) ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا حق ہو، وہ بات کرتا ہے۔'' اور آپ نے انھیں فرمایا: ''اس کے لیے (اس کے اونٹ کا) ہم عمر اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو۔'' انھوں نے عرض کی: ہمیں اس سے بہتر عمر کا اونٹ ہی ملتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''وہی خریدو اور اسے دے دو، بلاشبہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

علی ناصر

[٤١١١] ١٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِنًّا، فَأَعْطَى سِنًّا فَوْقَهُ، وَقَالَ: «خِيَارُكُمْ مَّحَاسِنُكُمْ قَضَاءً».

[4111] علی بن صالح نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک نوعمر اونٹ ادھار لیا تو آپ نے اس سے بہتر جوان اونٹ دیا اور فرمایا: ''تم میں بہترین وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین ہے۔''

[٤١١٢] ١٢٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعِيرًا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ»، وَقَالَ: «خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً».

[4112] سفیان نے ہمیں سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی آیا، وہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا مطالبہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اس کے اونٹ سے بہتر عمر کا اونٹ دے دو۔'' اور فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہے۔''

(المعجم ٢٣) – (بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ، مِنْ جِنْسِهِ، مُتَفَاضِلًا)(التحفة ٤٤)

باب: 23-ایک جاندار کی اسی جنس کے جاندار کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیع جائز ہے

[٤١١٣] ١٢٣-(١٦٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[4113] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

ابن حجر کی تاویل (بد اخلاق کرنے والا صحابی نہیں تھا):

ابن حجر نے حسب عادت اس بدبخت صحابی سے دفاع کی ناکام کوشش کی لکھتا ہے :

وَيَكُونُ صَاحِبُ الدَّيْنِ كَافِراً فَقَدْ قِيلَ :إِنَّهُ كَانَ يَهُودِيًّا، وَالْأَوَّلُ أَظْهَرُ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَنَّهُ كَانَ أَعْرَابِيًّا، وَكَأَنَّهُ جَرَى عَلَى عَادَتِهِ مِنْ جَفَاءِ الْمُخَاطَبَةِ .

وہ شخص جس کا ادھار تھا کافر ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے وہ یہودی تھا مگر پہلا قول زیادہ روشن ہے جیسے کہ پہلے عبدالرزاق کی روایت میں گزرا کہ وہ اعرابی (دیہاتی) تھا اس نے اپنی عادت کے موافق سخت کلامی کی۔

[الكتاب: فتح الباري بشرح البخاري

المؤلف: أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقي [ت ١٣٨٨ هـ]

قام بإخراجه وتصحيح تجاربه: محب الدين الخطيب [ت ١٣٨٩ هـ]

الناشر: المكتبة السلفية - مصر

الطبعة: «السلفية الأولى»، ١٣٨٠ - ١٣٩٠ هـ ج 5 ص 56]

https://shamela.ws/book/1673/2838

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاري

للإمام الحافظ

أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢

قرأ أصله تصحيحا وتحقيقا
وأشرف على مقابلة نسخه المطبوعة والمخطوطة

عبد العزيز بن عبد الله بن باز

الأستاذ بكلية الشريعة بالرياض

رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه
واستقصى أطرافه ، ونبه على أرقامها في كل حديث

محمد فؤاد عبد الباقي

قام بإخراجه ، وتصحيح تجاربه
وأشرف على طبعه

محب الدين الخطيب

المكتبة السلفية

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاري

للإمام الحافظ
أحمد بن علي بن حجر
العسقلاني
٧٧٣ — ٨٥٢

الجزء الخامس

رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه
واستقصى أطرافه ، ونبه على أرقامها في كل حديث
محمد فؤاد عبد الباقي

المكتبة السلفية

خبرا منصوبا . **قوله** (أرصده) ثبت فى روايتنا بضم أوله من الرباعى وحكى ابن التين عن بعض الروايات بفتح الهمزة من رصد ، والأول أوجه تقول أرصدته أى هيأته وأعددته ورصدته أى رقبته ، وقوله « الا كثرون » أى مالا و« الاقلون » أى ثوابا إلا من ذكر ، وقوله « وقليل ما هم » ما زائدة أو صفة ، وقوله « مكانك » بالنصب محذوف العامل أى الزم مكانك ، وقوله « قلت يا رسول الله الذى سمعت » خبره محذوف تقديره ماهو ، وقوله « ومن فعل كذا وكذا » فسر فى الرواية الآتية فى الرقاق « وان زنى وان سرق » ووقع فى رواية المستملى هنا « وان » بدل ومن . **قوله** عقب حديث أبى هريرة فى معنى حديث أبى ذر (رواه صالح وعقيل عن الزهرى) يعنى عن عبيد الله عن أبى هريرة ، وطريقهما موصول فى « الزهريات » لمحمد بن يحيى الذهلى . **قوله** (لو كان لى مثل أحد ذهبا) قال ابن مالك : فيه وقوع التميز بعد مثل وهو قليل ، ونظيره قوله تعالى { ولو جئنا بمثله مددا } . **قوله** (مايسرنى أن لايمر) قال ابن مالك : فيه وقوع جواب لو مضارعا منفيا بما ، والأصل أن يكون ماضيا مثبتا ، وكأنه أوقع المضارع موقع الماضى ، أو يكون الأصل ماكان يسرنى لحذف كان وهو جواب لو ، وفيه ضمير هو الاسم ويسرنى الخبر ، وحذف كان مع اسمها وبقاء خبرها كثير وهذا أولى اه . ووقع فى حديث أبى ذر « مايسرنى أن يمكث عندى » وفى حديث أبى هريرة « يسرنى أن لايمكث » ومفهوم كل منهما مطابق لمنطوق الآخر ، ووقع للاصيلى وكريمة فى رواية أبى هريرة « مايسرنى أن لايمكث » وعلى هذا فلا زائدة . والله أعلم

٤ – **باب** استقراض الإبل

علي ناصر

٢٣٩٠ – **حدثنا** أبو الوَليدِ حدثَنا شُعبةُ أخبرَنا سلَمَةُ بنُ كُهَيلٍ قال سمعتُ أبا سلَمَةَ بمِنى يحدِّثُ عن أبي هريرةَ رضيَ اللهُ عنه « ان رجُلاً تقاضى رسولَ اللهِ ﷺ فأغلَظَ له ، فهمَّ بهِ أصحابُه ، فقال : دَعوهُ فانَّ لصاحبِ الحقِّ مَقالاً ، واشترُوا له بعيراً فأعطوهُ إيّاه . وقالوا : لا نَجِدُ إلاّ أفضلَ من سِنِّهِ ، قال : اشترُوهُ فأعطوهُ إياهُ ، فانَّ خيرَكم أحسنُكم قضاءً »

قوله (باب استقراض الإبل) أى جوازه ليرد المقترض نظيره أو خيرا منه . **قوله** (ان رجلا تقاضى رسول الله ﷺ) وفى رواية ابن المبارك عن شعبة الآتية فى الهبة « ان النبى ﷺ أخذ سنا لجاء صاحبه يتقاضاه » أى يطلب منه قضاء الدين ، وفى أول حديث سفيان عن سلمة كما سيأتى بعد بابين « كان لرجل على النبى ﷺ سن من الابل لجاءه يتقاضاه » ولاحمد عن عبد الرزاق عن سفيان « جاء أعرابى يتقاضى النبى ﷺ بعيرا » ، وله عن يزيد بن هارون عن سفيان « استقرض النبى ﷺ من رجل بعيرا » ، وللترمذى من طريق على بن صالح عن سلمة « استقرض النبى ﷺ سنا » . **قوله** (فأغلظ له) يحتمل أن يكون الإغلاظ بالتشديد فى المطالبة من غير قدر زائد ، ويحتمل أن يكون بغير ذلك ويكون صاحب الدين كافرا فقد قيل إنه كان يهوديا ، والاول أظهر لما تقدم من رواية عبد الرزاق أنه كان أعرابيا ، وكأنه جرى على عادته من جفاء المخاطبة . ووقع فى ترجمة بكر بن سهل فى « معجم الطبرانى الاوسط » عن العرباض بن سارية مايفهم أنه هو ، لكن روى النسائى والحاكم الحديث المذكور وفيه مايقتضى أنه غيره وأن القصة وقعت لأعرابى ، ووقع للعرباض نحوها . **قوله** (فهم به أصحابه) أى أراد أصحاب النبى ﷺ أن يؤذوه بالقول أو الفعل ، لكن لم يفعلوا أدبا مع النبى ﷺ . **قوله** (فان لصاحب الحق مقالا)

ابن حجر کی اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ اس کے نزدیک بھی ایسا برا کام کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا ،مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کافرانہ عمل کو انجام دینے والا صحابی ہی تھا جیسا کہ آپ نے بخاری کی روایت میں ملاحظہ فرمایا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کہا اللہ آپ کو اس کی جزا دے ،بلکہ اس سے بھی زیادہ واضح عبارت احمد بن حنبل کی ہے چنانچہ احمد بن حنبل نے با سند صحیح روایت کیا ہے اس اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو یا رسول اللہ کہہ کر خطاب کیا جو اس کے مسلمان ہونے کی بہترین دلیل ہے:

مسند امام احمد کی روایت سے واضح ہے کہ وہ بد اخلاق صحابی تھا:

١٧١٤٩ - حَدَّثنَا عَبْدُ الرّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ :حَدَّثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ :سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، قَالَ :بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ، اقْضِنِي ثَمَنَ بَكْرِي .فَقَالَ " :أَجَلْ لَا أُقْضِيكَهَا)٣ (إِلَّا لجَيْنِيَّةً) " ٤ (قَالَ:

فَقَضَانِي، فَأَحْسَنَ قَضَائِي .قَالَ :وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ، فقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، اقْضِنِي بَكْرِي، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ جَمَلاً قَدْ أَسَنَّ، فقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا خَيْرٌ مِنْ بَكْرِي، قَالَ :فقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " : إِنَّ خَيْرَ الْقَوْمِ خَيْرُهُمْ قَضَاءً) " ١)

(١) إسناده صحيح، ورجاله ثقات. سعيد بن هانىء: هو الخولاني.

عرباض بن ساریہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوان اونٹ بیچا تو میں آپ کے پاس اس کا تقاضا کرنے آیا ،آپ نے فرمایا" :میں تو تجھے بختی (عمدہ قسم کا اونٹ) دوں گا ،"پھر آپ نے مجھے ادا کیا تو بہت اچھا ادا کیا ،اور آپ کے پاس اعرابی (دیہاتی) اور کہا آئے رسول اللہ مجھے میرا جوان اونٹ دے دیں ،تو آپ نے فرمایا" :اسے جوان اونٹ دے دو ،"تو اس دن ان لوگوں نے اسے ایک بڑا (مکمل) اونٹ دیا ،

اس نے کہا :اے رسول اللہ یہ تو میرے اونٹ سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا": تم میں بہتر وہ ہے جو بہتر طرح سے قرض ادا کرے"۔

[الكتاب: مسند الإمام أحمد بن حنبل

المؤلف: الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط [ت ١٤٣٨ هـ]- عادل مرشد - وآخرون

إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسة الرسالة

عدد الأجزاء: ٥٠ (آخر ٥ فهارس)

الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م ج 28 ص378]

https://shamela.ws/book/25794/13678

مسند الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١هـ)

حقق هذا الجزء وخرج أحاديثه وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط

محمد نعيم العرقسوسي إبراهيم الزيبق عادل مرشد

الجزء الثامن والعشرون

مؤسسة الرسالة

بسم الله الرحمن الرحيم

جميع الحقوق محفوظة للناشر

الطبعة الأولى

١٤١٩هـ - ١٩٩٩م

حقوق الطبع محفوظة ©١٩٩٨م. لا يُسمح بإعادة نشر هذا الكتاب أو أي جزء منه بأي شكل من الأشكال أو حفظه ونسخه في أي نظام ميكانيكي أو إلكتروني يمكّن من استرجاع الكتاب أو أي جزء منه. ولا يُسمح باقتباس أي جزء من الكتاب أو ترجمته إلى أي لغة أخرى دون الحصول على إذن خطي مسبق من الناشر.

مؤسسة الرسالة
للطباعة والنشر والتوزيع
وطى المصيطبة
شارع حبيب أبي شهلا
بناء المسكن
تلفاكس: (٩٦١١)
٨١٥١١٢ ـ ٣١٩٠٣٩ ـ ٦٠٣٢٤٣
ص.ب: ١١٧٤٦٠
برقياً: بيوشران
بيروت ـ لبنان

Al-Resalah
PUBLISHERS
BEIRUT
LEBANON
Telefax: (9611)
815112 - 319039 - 603243
P.O. Box: 117460
E-mail:
Resalah@cyberia.net.lb
Web Location:
Http://www.resalah.com

١٧١٤٨- حدثنا إسماعيل، عن هشام الدَّسْتُوائي، عن يحيى بن أبي كثير، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث، عن خالد بن مَعْدان

عن العِرْباض بن سارية، أنه حدثهم أن رسولَ الله ﷺ كان يستغفرُ للصفِّ المُقَدَّم ثلاث مِرار[١]، وللثاني مرة[٢].

علي ناصر

١٧١٤٩- حدثنا عبدُ الرحمٰن بنُ مهدي قال: حدثنا معاويةُ بنُ صالح، عن سعيد بن هانيء، قال:

سمعتُ العِرباض بن سارية، قال: بعتُ من النبيّ ﷺ بَكْراً، فأتيتُه أتقاضاه، فقلتُ: يا رسول الله، اقضني ثَمَنَ بَكْري. فقال: «أجل لا أَقْضِيْكَها[٣] إلاَّ لُجَيْنِيَّةً»[٤] قال: فقضاني، فأحسن قضائي. قال: وجاءه أعرابي، فقال: يا رسول الله، اقضني بَكْري، فأعطاه رسولُ الله ﷺ يومئذٍ جملاً قد أسَنَّ، فقال: يا

= العرباض بن سارية، به.

وفي رواية الطبراني: عن عمه بدلاً من عبد الرحمن بن عمرو.

قال الحاكم: هذا إسناد صحيح على شرطهما جميعاً، ولا أعرف له علة، ووافقه الذهبي!

قلنا: سلف كلام الحاكم بأبسط مما هنا في الرواية (١٧١٤٤)، وتعقبناه هناك.

(١) في (ق) وهامش (س): مرات.

(٢) حديث صحيح، وهو مكرر الحديث (١٧١٤١)، إلا أن شيخ أحمد هنا هو إسماعيل: وهو ابن عُلَيّة.

(٣) في (ظ١٣) و(ق): لا قضيتُكها.

(٤) رواية النسائي: «إلا نَجِيبة»، ورواية البيهقي: «إلا بُخْتِيَّة» ورواية الحاكم: «إلا لِجِينه».

رسول الله، هذا خيرٌ من بَكْري، قال: فقال رسولُ الله ﷺ: «إنَّ خَيْرَ القَوْمِ خَيْرُهُم قَضَاءً»(١).

١٧١٥٠- حدثنا عبدُ الرحمٰن بنُ مَهْدي، حدثنا معاويةُ- يعني ابن صالح-، عن سعيد بن سُويد الكلبي، عن عبد الله بن هلال السُّلَمي

عن عِرباض بن سارية، قال: قال رسولُ الله ﷺ: «إنّي عند الله لَخَاتَمُ النَّبِيِّين، وإنَّ آدَمَ عَلَيْه السَّلامُ لَمُنْجَدِلٌ(٢) في طِيْنَتِه، وسَأُنَبِّئُكُمْ بأَوَّلِ ذٰلِكَ دَعْوَةِ أَبي إبراهيم، وبِشَارَةِ عيسى

---

(١) إسناده صحيح، ورجاله ثقات. سعيد بن هانىء: هو الخولاني.

وأخرجه المزي في «تهذيب الكمال» في ترجمة سعيد بن هانىء الخولاني، من طريق الإمام أحمد، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه النسائي في «المجتبى» ٧/٢٩١، وفي «الكبرى» (٦٢١٢) من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه ابنُ ماجه (٢٢٨٦)، ويعقوب بن سفيان في «المعرفة والتاريخ» ٢/٣٤٦، والطبراني في «الكبير» ٨/(٦٣٦)، والحاكم ٢/٣٠، والبيهقي في «السنن» ٥/٣٥١، من طرق عن معاوية بنْ صالح، به. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

وقد سلف ذكر أحاديث الباب في مسند أبي هريرة عند الرواية (٨٨٩٧).

قال السندي: قوله: بَكراً، بفتح فسكون: إبلاً شابّاً.

لا أقضيكها: الضمير للدراهم. إلا لُجَيْنِيَّة: اللُّجَين: بضم اللام: الفضة، والياء للنسبة، وهو منصوب على الحال.

فأحسن قضائي، أي: بالزيادة على حقي، أو بعدم التأخير والمَطْل.

(٢) في (ظ١٣) و(ق): لمُجَدَّل. وكلاهما بمعنى.

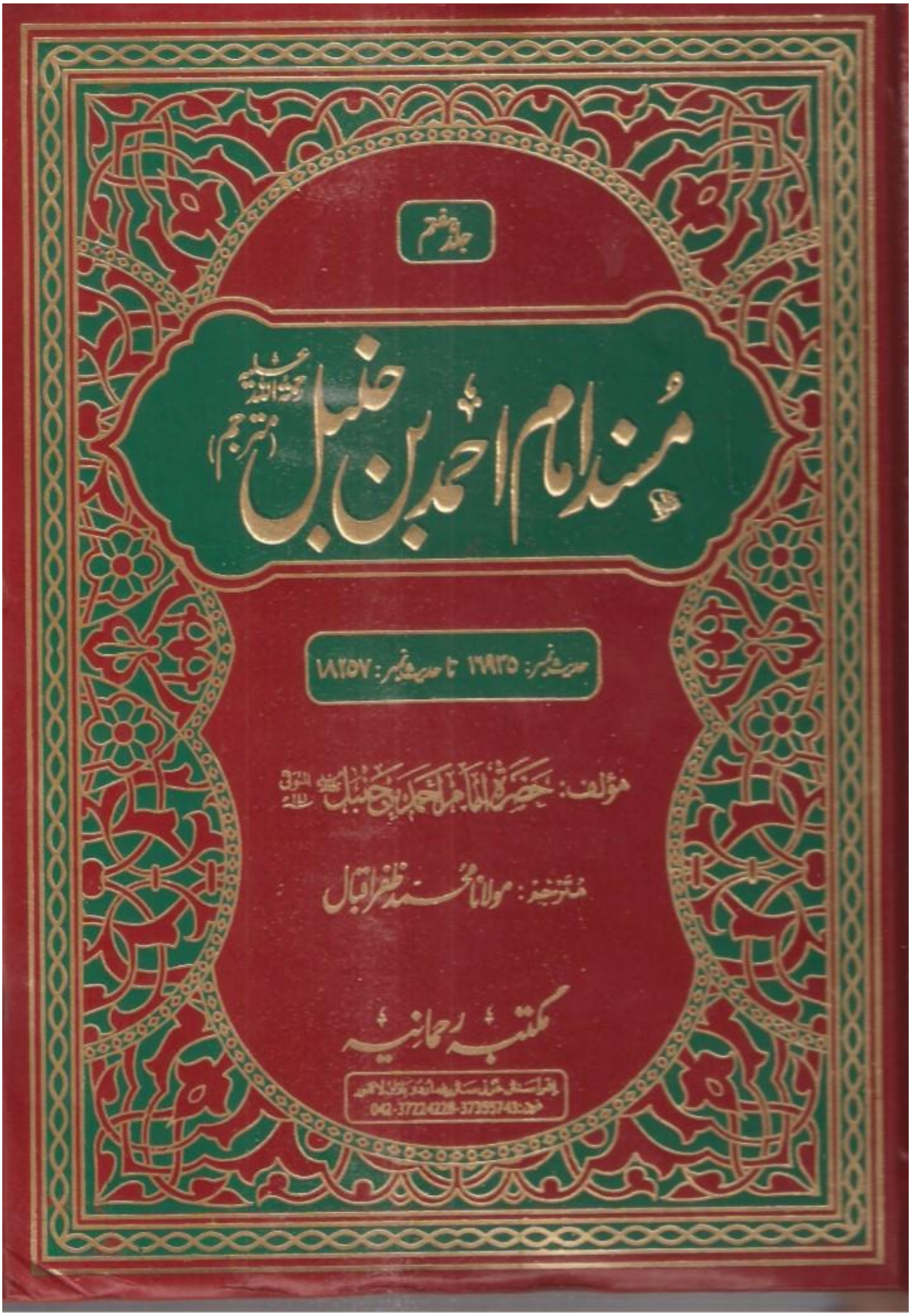

جلد ہفتم
مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)
حدیث نمبر: ۱۶۹۳۵ تا حدیث نمبر: ۱۸۲۵۷
مؤلف: حضرۃ الامام احمد بن حنبل
مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال
مکتبہ رحمانیہ
042-37224228-37355743

فرماتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں ایسی واضح شریعت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اور دن برابر ہیں، میرے بعد جو بھی اس سے کجی اختیار کرے گا، وہ ہلاک ہوگا، اور تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا، وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا، لہٰذا تم میری جو سنتیں جانتے ہو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنتوں کو اپنے اوپر لازم پکڑو اور امیر کی اطاعت اپنے اوپر لازم کرلو خواہ وہ ایک حبشی غلام ہی ہو، ان باتوں کو اچھی طرح محفوظ کرلو، اور نو ایجاد چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ ہر نو ایجاد چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۷۲۷۶) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهُمْ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَذَكَرَهُ

[صححه الحاكم (۱/۹٦). قال شعيب: صحيح]. [راجع ما قبله].

(۱۷۲۷٦) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهُمْ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَذَكَرَهُ [راجع: ۱۷۲۷۵].

(۱۷۲۷۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَلِلثَّانِي مَرَّةً [راجع: ۱۷۲۷۱].

(۱۷۲۷۸) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرماتے تھے۔

(۱۷۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ قَالَ بِعْتُ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِنِي ثَمَنَ بَكْرِي فَقَالَ أَجَلْ لَا أَقْضِيكَهَا إِلَّا لُجَيْنِيَّةً قَالَ فَقَضَانِي فَأَحْسَنَ قَضَائِي قَالَ وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِنِي بَكْرِي فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا قَدْ أَسَنَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ مِنْ بَكْرِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ الْقَوْمِ خَيْرُهُمْ قَضَاءً [صححه الحاكم (۲/۳۰). قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۲۸٦)، والنسائي: ۷/۲۹۱)].

(۱۷۲۷۹) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی علیہ السلام کے ہاتھ ایک جوان اونٹ فروخت کیا،

کچھ عرصے بعد میں قیمت کا تقاضا کرنے کے لئے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اونٹ کی قیمت ادا کر دیجئے، نبی علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا، میں تمہیں اس کی قیمت میں چاندی ہی دوں گا، چنانچہ نبی علیہ السلام نے خوب بہترین طریقے سے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

تھوڑی دیر بعد ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے میرا اونٹ دے دیجئے، نبی علیہ السلام نے اسے ایک پکی عمر کا اونٹ دے دیا، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو میرے اونٹ سے بہت عمدہ ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا لوگوں میں سب سے بہترین وہ ہوتا ہے جو ادائیگی میں سب سے بہترین ہو۔

علی ناصر

(۱۷۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِأَوَّلِ ذَلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى بِي وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذَلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ تَرَيْنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ هِلَالٍ هُوَ الصَّوَابُ [انظر ما بعده].

(۱۷۲۸۰) حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی گارے میں ہی لتھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں میں اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور تمام انبیاء کی مائیں اسی طرح خواب دیکھتی تھیں۔

(۱۷۲۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ إِنَّ أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْهُ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ [اخرجه الطبراني في الكبير (٦٢٩) قال شعيب: صحيح لغيره] [راجع ما قبله]

(۱۷۲۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی علیہ السلام کی والدہ نے بچے کی پیدائش کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۱۷۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُونَا إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ [راجع: ١٧٢٧٣].

(۱۷۲۸۲) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ماہ رمضان میں مجھے ایک مرتبہ سحری کی دعوت دیتے

ناصبیوں نے روایات تو نقل کیں مگر صحابہ پرستی کا پورا پورا خیال رکھا لہذا ایک بھی روایت اس بدبخت کا نام ذکر نہیں کیا۔

فہرست

جو مال کو اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں وہ فاسق ہیں:............2

کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ رسول (ص) کو اپنے مال اس زیادہ عزیز نہ رکھے:..3

صحابہ کے دل میں حب دنیا:..8

صحیح بخاري ح 2305:...8

صحیح بخاري ح 2306:...13

صحیح بخاریح 2390:...17

صحیح بخاري ح 2392:...21

صحیح بخاري ح 2393:...25

صحیح بخاري ح 2606:...29

صحیح بخاري ح 2609:...33

صحیح مسلم ح 4110:...37

صحیح مسلم ح 4112:...41

ابن حجر کی تاویل (بد اخلاقی کرنے والا صحابی نہیں تھا):............................44

مسند امام احمد کی روایت سے واضح ہے کہ وہ بد اخلاق صحابی تھا:..................49